محمد اسحاق بھٹی

ایک حدیث

عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ سَاقِی الْقَوْمِ اٰخِرُھُمْ شُرْبًا۔

(جامع ترمذی ۔ ابواب الاشربہ ۔ باب ماجاء ان ساقی القوم آخرھم شربا)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، لوگوں کو پلانے والا خود آخر میں پیا کرتا ہے۔

یہ حدیث نہایت مختصر ہے اور صرف ایک جملے پر مشتمل ہے، لیکن کھانے پینے کے آداب میں اس کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ اس میں یہ تلقین فرمائی گئی ہے کہ جو لوگ بیاہ شادی کے موقع پر یا دیگر تقریبات پر کھانے پینے کی چیزیں تقسیم کر رہے ہوں اور مہمانوں کی خدمت و تواضع پر مامور ہوں، وہ خود آخر میں اس وقت کھائیں اور پئیں، جب تمام لوگ اس سے فارغ ہو جائیں۔ ایسا نہیں ہونا چاہیے کہ سب سے پہلے اپنے کام و دہن کی تواضع شروع کر دیں۔ بعض لوگوں کی یہ عادت ہوتی ہے کہ مہمانوں کو سامانِ اکل و شرب دینے سے قبل اپنے پیٹ کی تسکین میں مصروف ہو جاتے ہیں اور ضروری سمجھتے ہیں کہ پہلے خود فارغ ہو جائیں، مہمانوں کو بعد میں کھلا دیا جائے گا۔ کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو ساتھ ساتھ خود بھی کھاتے پیتے جاتے ہیں، اور مہمانوں کو بھی کھلاتے پلاتے رہتے ہیں۔ یہ دونوں عادتیں اسلامی آداب خورد و نوش کے منافی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرما کر دونوں چیزوں سے منع فرما دیا ہے۔ اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ مہمان کا حق مقدم ہے، پہلے اسی کی خدمت کرنی چاہیے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ کھانا ختم ہو جانے کا خطرہ رہتا ہے، ایسا نہ ہو کہ خود تو کھا چکے اور مہمانوں کی باری آئے تو کھانا ختم ہو جائے اور مہمان اور میزبان دونوں کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑے۔ لہٰذا کھانے پینے کا اصل ادب یہ ہے کہ پہلے مہمانوں کو کھلاؤ، بعد میں جو بچ جائے، وہ خود کھاؤ۔

احادیث میں بہت سے مواقع پر اس کا ثبوت ملتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی صحابی کے گھر تشریف لے گئے۔ اصحابِ خانہ نے پہلے حضور کی خدمت میں دودھ یا کھانا پیش کیا، اور بعد میں جو بچا وہ خود

کھایا اور پیا۔

البتہ اگر کھانے پینے کا سامان وافر ہو اور اس کے ختم یا کم ہونے کا اندیشہ نہ ہو تو اصحابِ خانہ مہمانوں کے ساتھ بیٹھ کر کھا سکتے ہیں۔ یہ بھی مہمان کی تکریم اور آدابِ خورد و نوش کا ضروری حصہ ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف مواقع پر ایسے تمام امور کی وضاحت فرمادی ہے جو انسان کو انفرادی اور اجتماعی زندگی میں پیش آتے ہیں اور ان امور کو اسلامی معاشرے میں اساسی اور اصولی اہمیت حاصل ہے ۔ درج بالا ارشادِ گرامی بھی انہی میں سے ایک ہے اور اس پر عمل کرنا ضروری ہے ۔ اس سے یہ ثابت کرنا بھی مقصود ہے کہ انسان اپنے آپ ہی کو سامنے نہ رکھے بلکہ دوسرے کی خدمت کو باعثِ سعادت قرار دے اور یہ معمول ٹھہرائے رکھے کہ اپنی ذات اور اپنے مفاد کے مقابلے میں دوسرے کی ذات اور مفاد کو پیشِ نگاہ رکھے گا۔ اس سے خود اپنی عزت بھی قائم رہتی ہے اور دوسرے کے وقار میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔

معارفِ حدیث

اردو ترجمہ

معرفۃ علوم الحدیث

از مولانا شاہ محمد جعفر پھلواروی

" معرفۃ علوم الحدیث " فنِ حدیث میں ایک بڑی گراں قدر تصنیف تسلیم کی گئی ہے۔ اس کے مصنف امام ابوعبداللہ الحاکم نیساپوری (۳۲۱ھ۔ ۴۰۵ھ) ہیں ۔ اس میں احادیث کی قسمیں، راویانِ احادیث کے مراتب اور ان کے حالات، نیز اس سلسلے کی دوسری معلومات سب آگئی ہیں۔ اس کتاب سے فنِ حدیث کا کوئی طالب علم بے نیاز نہیں ہو سکتا ۔ ترجمہ بڑا شگفتہ اور رواں ہے۔

صفحات : ۳۸۸ قیمت : -/۱۲ روپے

ملنے کا پتا : ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ، کلب روڈ لاہور